© rasailojaraid.com

ڈاکٹر معین الدین عقیل :

ایلیٹ اور سید احمد خاں

ہنری میرز ایلیٹ (Henry Miers Elliot) ۔۱ بنیادی طور پر مؤرخ، ماہر لسانیات اور ماہر نسلیات تھا، لیکن اپنی مرتبہ "The History of India as told by its own Historians" ۔۲ کی وجہ سے خاصی شہرت کا حامل ہے ۔۳ یہ تالیف اس کے

۱۔ ۱۸۰۸ء-۱۸۵۳ء، اس کے حالات زندگی، اس کی مرتبہ "The History of India as told by its own Historians" کی پہلی جلد (لندن، ۱۸۶۷ء) ص xxxix-xxviii; نیز "Dictionary of Indian Biography" مرتبہ : سی۔ای بک لینڈ (C.E. Buckland)، (لندن، ۱۹۰۶ء) ص ۱۳۵-۱۳۶ میں شامل ہیں۔

۲۔ آٹھ جلدیں، مطبوعہ : لندن ۱۸۶۷ء-۱۸۷۷ء، نیز عکسی اشاعت، لاہور، ۱۹۷۶ء۔

۳۔ اس کے علاوہ ایلیٹ کی تصانیف یہ ہیں:

۱۔ "Bibliographical Index to the Historians of Mohammadan India," مطبوعہ : ۱۸۴۹ء، اس کی آٹھ جلدوں میں ضخیم تاریخ ہند، اسی کی توسیعی صورت ہے۔

۲۔ "Supplement to the Glossary of Indian Terms" مطبوعہ : ۱۸۴۶ء۔

۳۔ "Memoirs of the history, folklore and distributions of the races of the N.W.P." مطبوعہ : ۱۸۶۹ء اسے جان بیمز (John Beams) نے مرتب کیا تھا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انتقال کے بعد پروفیسر جان ڈاؤسن (John Dowson)۔۱ نے نظرثانی کے بعد مرتب کی تھی۔ اس تاریخ کو مسلم عہد کی تاریخِ ہند کے ایک بنیادی مصدر کی حیثیت حاصل ہے۔ ایلیٹ نے اسے معاصر تاریخوں اور ان کے اقتباسات کی مدد سے مرتب کیا تھا۔ اپنے اس کام کے لیے اس نے ہر عہد کی کتبِ تاریخ کو جمع کرنے کا اہتمام کیا تھا۔ اور اس میں اسے کامیابی بھی حاصل ہوئی تھی۔ اس کام کے علاوہ بھی اسے تاریخی کتابیں اور مخطوطات جمع کرنے کا شوق تھا اور وہ مختلف ذرائع سے ہندوستانی تاریخ سے متعلق مخطوطات کی تلاش و جستجو میں رہتا تھا۔۲

ایلیٹ ۱۸۲۶ء میں ہندوستانی سول سروس میں داخل ہوا تھا۔ یہاں ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت کے دوران اسے اعلیٰ مناصب حاصل رہے۔ وہ اولاً شمال مغربی صوبے میں تعینات رہا، پھر بورڈ آف ریوینیو کا سکرٹری اور ۱۸۴۷ء میں حکومت ہند کا فارن سکرٹری مقرر ہوا۔ پنجاب میں اسے لارڈ ہنری ہارڈنگ

۱۔ ۱۸۲۰ء-۱۸۸۱ء، اولاً یونیورسٹی کالج لندن میں اور پھر ۱۸۵۵ء سے ۱۸۷۷ء تک اسٹاف کالج سینڈ ہرسٹ میں ہندوستانی کا پروفیسر رہا۔ ہندوستان کی تاریخ اور لسانیات پر کئی کتابوں کا مصنف ہے۔ حالات کے لیے: بک لینڈ، تصنیف مذکور، ص ۱۲۳

۲۔ اس کے انتقال کے بعد اس کی بیوی کی فرمائش پر ایلیٹ کے رفیق کار اور معروف مستشرق الوائیس اشپرنگر (Aloys Sprenger) نے ایلیٹ کے جمع کردہ مخطوطات کی ایک فہرست "Journal of the Asiatic Society Bengal" میں شایع کرادی تھی۔ (شمارہ ۳، ۱۸۵۴ء، ص ۲۲۵-۲۶۳)۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(James Dalhousie) اور لارڈ جیمز ڈلہوزی (HenryHardinge) کی نیابت حاصل رہی۔ اپنی مقتدر حیثیت کی وجہ سے مخطوطات جمع کرنے کے اپنے شوق میں اسے سہولتیں حاصل رہیں۔ اس کے شوق کو دیکھ کر لوگ خوشامد اور خوشنودی کے حصول کی خاطر اسے کتابیں نذر کرتے تھے۔ مرزا وصی علی خان (مدار المہام اودھ) نے شاہی کتب خانے کی کئی کتابیں اسے تحفۃً پیش کی تھیں۔۱

سید احمد خاں بھی تاریخی کتابوں کی فراہمی میں ایلیٹ کے معاون رہے ھیں۔ خود سید احمد خاں نے بھی "تاریخ فیروز شاھی" کی تصحیح کے لیے اس کے جو نسخے جمع کیے تھے، انہیں ایک نسخہ ایلیٹ سے بھی دستیاب ہوا تھا ۔۲ سید احمد خاں کے ایک مکتوب سے، جو انہوں نے ایلیٹ کو لکھا تھا، اس بارے میں واضح شہادت ملتی ھے کہ ایلیٹ سید احمد خاں سے کتابوں کی فراھمی

---

۱ - سید کمال الدین حیدر "قیصر التواریخ" جلد دوم (لکھنؤ ۱۹۰۷ء) ص ۵۰، لکھنؤ کے ایک باشندے مرزا محسن سے اس کا کتب خانہ، جو اصلاً اس کے والد مرزا محمد جعفر کی ملکیت میں تھا، اس کے انتقال کے بعد اس کے کتب خانے کی تاریخی کتابیں ایلیٹ نے وزیر اودھ نواب علی نقی خاں کی وساطت سے بھی حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ مکتوب برکت علی بنام اشپرنگر، تاریخ ندارد، مشمولہ "ایک نادر مجموعۂ مکاتیب" مرتبہ: محمد اکرام چغتائی، قسط ۸، سہ ماہی "اردو" شمارہ ۳، ۱۹۸۶ء، ص ۳۸۶

۲ - الطاف حسین حالی: "حیات جاوید" (دھلی، ۱۹۳۹ء) حصہ اول، ص ۹۵ -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں مدد لیتا رہا ۔۱ سید احمد خاں نے ۱۸۳۸ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت اختیار کی ۔۲ وہ اس ملازمت کے دوران فروری ۱۸۳۹ء تک دہلی میں، جنوری ۱۸۴۲ء تک مین پوری میں، اس کے بعد فروری ۱۸۴۶ء تک فتح پور سیکری میں اور ۱۸۴۶ء سے ۱۸۵۴ء تک دہلی میں رہے ۔۳ اس ملازمت کے دوران ان کے روابط اعلیٰ مناصب کے انگریزوں سے استوار ہوئے، جن میں سے بعض اپنے علمی و تصنیفی مشاغل کی وجہ سے بھی پہچانے جاتے ہیں۔ مثلاً سر رابرٹ ہیملٹن (Robert Hamilton)، جس نے "آثار الصنادید" کا انگریزی میں ترجمہ شروع کیا تھا ۔۴ اور ایڈورڈ ٹامس (Edward Thomas) جو "آثار الصنادید" کی دوسری ترمیم شدہ اشاعت کا محرک تھا ۔۵ اور اسی کی تحریک پر سید احمد خاں قیام لندن کے دوران ایتھنیم کلب (Athenaeum Club) کے اعزازی رکن بنائے گئے ۔۶ اور یہ ایلیٹ کی مذکورہ تاریخ ہند کی اشاعت کا مہتمم بھی تھا ۔۷ سید احمد خاں سے زیادہ قریبی روابط رکھتے تھے۔

---

۱ - ۷ ستمبر ۱۸۴۷ء، مخزونہ: "Elliot Collection"، برٹش میوزیم، لندن، ۲۰۶۵، .Or ص ۰۷ الف- ۱۷ الف

۲ - حالی، تصنیف مذکور، ص ۴۲

۳ - ایضاً، ص ۴۲—۴۶، اس عرصے میں صرف دو مرتبہ ۱۸۵۰ء میں اور ۱۸۵۳ء میں روہتک جانے کا اتفاق ہوا۔ ایضاً ص ۴۶

۴ - ایضاً، ص ۴۹—۵۰

۵ - ایضاً، ص ۴۹، ۵۲، ۹۵

۶ - ایضاً، ص ۱۳۹

۷ - ملاحظہ فرمائیے، ایلیٹ کی تاریخ ہند، جلد ۱ میں اس کا تحریر کردہ پیش لفظ، ص ۷—۱۷

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایلیٹ ۱۸۲۶ء میں ہندستان آنے کے بعد ۱۸۴۷ء تک بریلی، مرادآباد اور دھلی میں تعینات رہا -۱، ۱۸۴۶ء میں اس کی تالیف "Supplement to the Glossary of Indian Terms" کی پہلی جلد شایع ہوئی، جس کی تالیف میں ہندستانی افسروں اور اداروں نے اس کی مدد کی تھی -۲ سید احمد خاں کی اولین تاریخی تصنیف "جام جم" ۱۸۴۰ء میں شائع ہوئی، جو خاندانِ مغلیہ کے ۴۳ حکمرانوں، امیر تیمور سے بہادر شاہ ظفر اور سید اور افغان حکمرانوں کے تذکرہ اور تمام بنیادی معلومات پر مشتمل تھی۔ خاتمہ میں سید احمد خاں نے اس کتاب کے مآخذ کی ایک فہرست بھی درج کی تھی۔ چنانچہ ایلیٹ نے اپنے مبسوط منصوبہ تاریخِ ہند کی تالیف کے لیے اس فہرست میں درج کتابوں کی تلاش شروع کردی تھی۔ اس نے سید احمد خاں کی تصنیف "آثارالصنادید" کو بھی پسندیدگی کی نظروں سے دیکھا تھا - ۳

"جام جم" کے مآخذ کے تعلق سے ایلیٹ نے سید احمد خاں سے اپنی نجی مراسلت میں ان مآخذ کے مندرجات اور ان کے مالکوں کے بارے میں استفسار کیا تھا، کیونکہ ایلیٹ کے خیال میں مآخذ کی فہرست میں درج بعض تصانیف سے مذکورہ حکمران یا اس کے دور کی بیان کردہ تفصیلات اخذ نہیں ہوتیں -۴، سید احمد خاں اور ایلیٹ کے درمیان ہونے والی مراسلت اب یکجا دستیاب نہیں،

۱- جان ڈاؤسن، جلد اول، ص XXIX

۲- ایضاً۔

۳- ایضاً، جلد ۸، ص ۴۳۱ -

۴- ایضاً، ص ۴۳۰-۴۳۱ -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکن سید احمد خاں کے مذکورہ مکتوب میں ایلیٹ کے دریافت کردہ امور کی کچھ وضاحت موجود ہے اور اس مکتوب سے ان دونوں کے علمی روابط کی ایک تصویر بھی سامنے آتی ہے۔ یہ فارسی خط اور اس کے ساتھ ہمرشتہ غیر مطبوعہ تحریریں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں ۱۔ یہ اس لحاظ سے اہم ہیں کہ ان سے ایک طرف سید احمد خاں اور ایلیٹ کے مابین روابط کا اندازہ ہوتا ہے اور سید احمد خاں کا تحریر کردہ اولین دستیاب خط سامنے آتا ہے ۲۔ اور دوسری طرف مخطوطات کی فہرست سازی میں سید احمد خاں کے اسلوب اور معیار کا اندازہ ہوتا ہے، جب کہ اس وقت تک ہند فارسی مخطوطات کی وضاحتی فہرست سازی کی محض اکا دکا مثال موجود تھی ۳۔

۱۔ قبل ازیں، محض اس خط کا ایک آزاد انگریزی ترجمہ: "Muslim University Journal" شمارہ ۲، ۱۹۳۵ء، ص ۱۶۹-۱۷۳ میں اشرف علی خاں نے شائع کیا تھا۔

۲۔ جب کہ مولوی سید بندہ علی کے نام ان کا تحریر کردہ خط مورخہ ۴ جنوری ۱۸۴۹ء اولین دستیاب خط تھا: مشمولہ "مکتوبات سر سید" جلد اول، مرتبہ اسماعیل پانی پتی (لاہور، ۱۹۷۶ء) ص ۱۵۰-۱۵۱

۳۔ مثلاً چارلس اسٹوارٹ (Charles Stewart) کی مرتبہ "A Discriptive Catalogue of the Oriental Library of the Late Tippoo Sultan" (کیمبرج، ۱۸۰۹ء) یا ۱۸۲۷ء میں ظہور علی بریلوی کی مرتبہ: "فہرست کتب قلمی و مطبوع کتب خانہ ایشیاٹک سوسائٹی . . . . مع کتب خانہ فورٹ ولیم . . .

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۷۰ الف) بندگان عالی متعالی جناب خداوند نعمت مناحرمان دام اقبالہم
بعد عرض میرساند

دو قطعہ پروانہ کرامت شمامہ یکی بحکم خرید حوالہ کردن کتاب "مخزن افغانی "-۱ بہ لالہ چنی لعل -۲ و دویمی بارشاد

(صفحہ ۳۷۸ کا بقیہ حاشیہ)

کلکتہ . . ." (کلکتہ، ۱۸۳۷ء) یا پھر متعدد قلمی فہارس، جن کی نشاندھی چارلس ربو (Charles Rieu) کی "Catalogue of the Persian Manuscripts in the British Museum" جلد سوم (لندن، ۱۸۸۳ء) ص ۱۰۳۷ ب، ۱۰۵۹ ب تا ۱۰۶۲ ب سے ہوتی ہے۔

۱ - مصنف خواجہ نعمت‌اللہ ہروی - ایلیٹ نے اس تصنیف کا نام "مخزن افغانی و تاریخ خان جہان لودی" تحریر کیا ہے (جلد پنجم، ص ۶۷" جب کہ یہ "تاریخ خان جہانی و مخزن افغانی" کے نام سے معروف ہے۔ سی اے اسٹوری C.A.Story "Persian Literature" جلد اول (لندن، ۱۹۵۳ء) ص ۳۹۳، مطبوعہ، مرتبہ ایس ایم امام‌الدین، دو جلدیں، (ڈھاکا، ۱۹۶۰ء) اردو ترجمہ. ڈاکٹر بشیر حسین (لاھور ۱۹۷۸ء)

۲ - ایلیٹ نے اس شخص سے بھی امپریل لائبریری دھلی میں موجود چند تاریخی مخطوطات کے بارے میں استفسار کیے تھے، جوابات مخزونہ ذخیرۂ ایلیٹ، برٹش میوزیم لندن؛ Or .2073، فولیو ۳۴-۳۷، ممکن ہے یہ وھی شخص ہو جس کا نام بطور وقائع نویس اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے دوران انگریزوں کے ایک مخبر کی حیثیت میں ملتا ہے مثلاً چارلس بال

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بدست آوری کتب مندرجہ خاتمہ "جام جم"-۱ بارقہ ورود افگندہ معزز و ممتاز گردانید۔ حسب الحکم حضور فیض ظہور کتاب "مخزن افغانی" از حافظ برکت الله سوداگر خرید ساختہ حوالہ چنی لعل صاحب نمودم ویک قطعہ رسید قیمت آن حوالہ لالہ صاحب موصوف نمودہ۔ قطعہ ثانی لف عریضہ ہذا ارسال حضور بندگان عالی میدارم و فدوی عقیدت زہن بدل جان بل بہمہ تن قد تلاش و تجسس کتب ہائے مطلوبہ حضور عالی معروف است و ہرچہ بدست می آید اطلاع آن بحضور میسازد و سعادت ابدی ازاں می اندوزد و نیز لالہ چنی لعل صاحب حسب الحکم حضور از فدوی استفسار نشان و طریق دستیابی کتب مندرجہ خاتمہ "جام جم" نمودند۔ چنانچہ بابت کتاب "تاریخ فیروز شاہی" تصنیف مولانا ضیاءالدین برنی کہ از سہو کاتب در خاتمہ کتاب "جام جم" عزیزالدین تحریر شدہ۔ و کتاب "تاریخ افغانان" تصنیف حسن خان افغان-۲ و مسودہ تاریخ مصنفہ مولوی

(صفحہ ۳۶۹ کا بقیہ حاشیہ)

"History of Indian Mutiny" (C.Ball) (لندن، سنہ ندارد)جلد اول، ص ۱۰۱، ایچ ایل او گیریٹ(H.L.O. Garret) "Trial of Mohammad Bahadur Shah"،لاہور، ۱۹۳۲ء) ص ۱۴۱-۱۴۲، میرزا حیرت دہلوی "چراغ دہلی" حالیہ عکسی اشاعت (دہلی، ۱۹۸۷ء) ص ۱۸۰-۱۸۱ و نیز اس کا روز نامچہ واقعات دہلی، ۱۲ مئی ۱۸۵۷ء سے ۲۰ مئی ۱۸۵۷ء تک، مشمولہ: ایضاً ص ۶۹-۸۱، یہاں اسے پیشے کے لحاظ سے بساطی کہا گیا ہے۔

۱- تصنیف سید احمدخاں، مطبوعہ اکبرآباد، ۱۸۴۰ء-

۲- حسین خان افغان، بحوالہ "جام جم" مشمولہ: "مقالات سر سید" مرتبہ اسماعیل پانی پتی، جلد ۱۶، لاہور، ۱۹۶۵ء ص ۷۳-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خلیل اللہ خان صاحب ۔۱ و "اقبال نامہ جہانگیری" ۔۲ المشتہر بہ "چار گلشن" ۔۳ و "تاریخ چغتائی" ۔۴ و "چگنامہ" ۔۵ و شجرہ مؤلفہ مرزا عبیداللہ خاں و "فوائد الفواد" ۔۶ کہ جملہ هشت کتاب شدند، پتہ و نشان آن از جائیکہ تردد فدوی (۷ ب) بہم رسیدہ بودند نویسایندہ دارم و فدوی نیز سعی در بہم رسانی ۔ آن منہمایم و لالہ صاحب موصوف نیز ساعی اند ہرگاہ بدست می آیند فی‌الفور اطلاع آن بحضور می کنم و تاریخ شیخ عبدالحق محدث دهلوی کہ از نزد مفتی اکرام الدین خاں ۔۷ صاحب بدست فدوی آمدہ بود زبانی لالہ چنی لال ۔۸ صاحب معلوم شد کہ کتاب مذکور روانہ حضور بندگان عالی کردید و سوائے آن ہر قدر کتب کہ دریں عرصہ بدست فدوی آمدہ اند۔ فہرست آن معہ نقل مقامات لف عریضہ ہذا روانہ حضور است و عنقریب فہرست دیگر روانہ خواہم ساخت و جملہ حالات کتب مندرجہ نقشہ ملفوفہ

۱۔ صدر امین دهلی؛ سید احمد خاں کے خالو، "جام جم" ص ۲۷

۲۔ تصنیف معتمد خاں۔

۳۔ "چہار گلشن"، "جام جم" ص ۴۳

۴۔ تصنیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔

۵۔ "جنگ نامہ"۔

۶۔ تصنیف امیر حسن سجزی دہلوی۔

۷۔ اس وقت دهلی کے صدر امین تھے — بحوالہ مرزا نصیرالدین "وقائع نصیر خانی" مشمولہ "علم و عمل" (وقائع عبدالقادر خانی) مترجمہ و مرتبہ محمد ایوب قادری، کراچی ۱۹۶۱ء، ص ۵۳،۵۶ -

۸۔ سید احمد خاں نے اسے یہاں چنی 'لال' لکھا ہے، جبکہ بیشتر چنی لعل لکھا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

از ملاحظہ آں بحضور واضح خواهد شد۔ لیکن عرض حال بعض کتب ها مندرجہ نقشہ مذکور بحضور ضرور است۔ اول این کہ هر چهار جلد "اکبر نامہ" -۱ بطریق و بمعرض بیع نزد فدوی رسیده اند و کتاب مذکور اگرچہ نوشتہ جدید است لیکن خوش خط و واضح و اسلوب خوب نوشتہ و مالک آں میگوید کہ این کتاب از کتابی کہ منجملہ کتب هائے کتب خانہ بادشاهی نقل شده بود و منقول عهد آن محرره قریب عهد جهانگیر بود۔ واللہ اعلم۔

غرض کہ این چهار دفتر بسیار خوب اند و معلوم میشود کہ دفتر اول و دویم را مقابلہ هم نموده اند و قیمت آں هم مناسب بلکہ ارزان است۔ یعنی مالک آں فروختن آں بقیمت پنجاه و پنج روپیہ راضی است۔ لهذا آں هر چهار جلد را باانتظار رسیدن جواب عریضہ هذا نزد خود داشتہ بحضور اطلاع نموده ام۔ امید کہ هرچہ مرضی مبارک باشد باطلاع آں سرفرازی بخشیده آمد۔ دویم این کہ این "چهار گلشن" کہ در نقشہ مندرج است آں نیست کہ ذکر آں در خاتمہ "جام جم" مندرج است۔ بلکہ این کتاب دیگر است و هر گاه آن کتاب بدست خواهد آمد باطلاع حال آں خواهد پرداخت۔ سویم این کہ "تاریخ سلاطین" کہ در نقشہ مندرج است از اول و آخر ناقص است۔ بتحقیق معلوم نیست کہ کدام کتاب است۔ لیکن هر جلد آں همین نام مندرج بود۔ لهذا از همین نام بحضور اطلاع نمودم۔

امید دارم کہ جواب عریضہ هذا معہ نمبر اجزائے کتاب "آثار الصنادید" مرحمت شود تا بمالک کتاب "اکبرنامہ" جواب داده آیدو

۱- تصنیف ابوالفضل۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بقیہ کتاب "آثار الصنادید" (۱۷ الف) بحضور اقدس روانہ شود۔

زیادہ حد ادب آفتاب حشمت و اقبال تاباں و درخشاں باد۔

فقط

عرضہ

فدوی سید احمد خاں منصف خاص

شاھجہاں آباد

معروضہ ھفتم ماہ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ء

(۲۷ الف) فہرست۔۱ کتب تواریخ مطلوبہ جناب فیض مآب مسٹر ھنری میرز ایلیٹ صاحب بہادر دام اقبالہم سکر تر اعظم مستحکم محتشم نواب گورنر جنرل بہادر دام حشمتہم

مرسلہ سید احمد خاں منصف دھلی

نام کتاب : مرآت آفتاب نما قلمی

تقطیع :

طول ۹ انچہ (کذا)

عرض ۹ انچہ

حجم ۴ انچہ

تعداد صفحہ : ۱۰۴۰

تعداد سطر ھر صفحہ: ۱۵

کامل یا ناقص : کامل

نام مصنف : عبدالرحمٰن المخاطب بہ شاھنواز خاں ہاسمی

۱- فی الاصل اس فہرست کی ترتیب افقی تھی، اسے یہاں سہولت کی خاطر عمودی ترتیب بنا دیا گیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سنہ تحریر کتاب: سبت یکم شہر شعبان سنہ ۲ جلوس اکبر شاہ ثانی
مطابق ۱۲۲۳ ھجری

کیفیت حالات از کدام سنہ تا کدام سنہ:

مقدمہ درباب فضیلت و حاجت علم تاریخ و ابتداے زمان اختراع این فقط جلوہ اول مشتمل برشش تجلی۔ تجلی اول در بیان ظہور آفرینش۔ تجلی دوم در ذکر انبیا مرسل و غیر مرسل و اولوالعزم وغیرہ علیہ السلام۔ تجلی سوم در ذکر خاتم النبیین و اشرف المرسلین و اولاد و امجاد و ازواج عصمت مزاج و خلفاً با صفا و دیگر اصحاب باصواب آنحضرت رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ تجلی چہارم در احوال صوفیہ صافیہ و علماً و حکماً و شعراً و گروہی کہ خود را در درویشان می شمارند و با ایشان نسبت ندارند و صاحب مذاہب باطلہ آمد مثل مداریان و جلالیان و غیرھما۔ تجلی پنجم در بیان ملوک عرب و عجم و راجہاے ھند۔ تجلی ششم در اوصاف سلاطین گورگانیہ خلداللہ ملکہم و امراً و وزراً ایشان و نغمہ پردازان۔

جلوۂ دویم مشتمل بر ھشت تجلی۔ در ھفت تجلی ذکر اقالیم سبع۔ در تجلی ھشتم ذکر بحار سبعہ۔

خاتمہ در عجایب و غرایب و نوادر تحایف و فواید متفرقہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲۷۵)

نام کتاب : خلاصۃ التواریخ قلمی

تقطیع :

طول : ایک فٹ

عرض : ۶ انچہ (کذا)

حجم : ۴ انچہ

تعداد صفحہ : ۸۳۳

تعداد سطر ہر صفحہ : ۱۹

کامل یا ناقص : کامل

نام مصنف : سجان رائے کھتری

سنہ تحریر کتاب : یازدھم شعبان سنہ ۲۵ جلوس شاہ عالم مطابق ۱۱۹۷ ھجری

کیفیت حالات از کدام سنہ تا کدام سنہ :

از ابتدائے راجہ جدھشتر لغایت حکومت رائے پتھورا و ذکر سلاطین مسلمان از ابتدائے ناصرالدین سلطان سبکتگین لغایت وفات اورنگ زیب عالمگیر یعنی لغایت بست ھشتم ذیقعدہ سنہ ۱۱۸۱ ھجری -

●

(۲۷ ب)

نام کتاب : تکملہ خلاصۃ التواریخ قلمی

تقطیع :

طول : ایک فٹ

عرض: ۶ انچہ

حجم: ۴ انچہ

تعداد صفحہ : ۵۰

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعداد سطر ہر صفحہ : ۱۹

کامل یا ناقص : کامل

نام مصنف : جسپت رائے کھتری

سنہ تحریر کتاب: بست یکم شعبان سنہ ۲۵ جلوس شاہ عالم مطابق
۱۱۹۷ ہجری نوشتہ دست مصنف

کیفیت حالات از کدام سنہ تا کدام سنہ :

حالات از جلوس محمد معظم بہادر شاہ لغایت
سلطنت محمد شاہ بادشاہ تا وقت دفن ۔

●

نام کتاب : دفتر اول اکبر نامہ قلمی

تقطیع :

طول : ایک فٹ

عرض : ۸ انچھ

حجم : ۲ انچھ

تعداد صفحہ : ۹۰۷

تعداد سطر ہر صفحہ : ۱۱

کامل یا ناقص : کامل

نام مصنف : شیخ ابوالفضل

سنہ تحریر کتاب : ۱۸۳۲ عیسوی

کیفیت حالات از کدام سنہ تا کدام سنہ :

ذکر ولادت اکبر و بیان نسب او از حضرت آدم
علیہ السلام لغایت آخر سلطنت نصیرالدین همایوں شاہ

●

نام کتاب : دفتر دویم اکبر نامہ قلمی

تقطیع :

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طول : ایک فٹ

عرض : ۸ انچھ

حجم : ۴ انچھ

تعداد صفحہ : ۷۵۵

تعداد سطر ہر صفحہ : ۱۱

کامل یا ناقص : کامل

نام مصنف: شیخ ابوالفضل

سنہ تحریر کتاب : ۱۸۴۴ عیسوی

کیفیت حالات از کدام سنہ تا کدام سنہ :

از ابتدائے جلوس اکبر لغایت آخر سال هفتدهم جلوس

از دور دویم معہ خاتمہ آں دفتر

نام کتاب : دفتر سویم اکبر نامہ قلمی

تقطیع :

طول: ایک فٹ

عرض : ۸ انچھ

حجم : ۴ انچھ

تعداد صفحہ : ۲۱۲

تعداد سطر ہر صفحہ : ۱۱

کامل یا ناقص: کامل

نام مصنف : شیخ ابوالفضل

سنہ تحریر کتاب: ۱۸۴۴ عیسوی

کیفیت حالات از کدام سنہ تا کدام سنہ :

از ابتدائے سال هجدهم جلوس از دور دویم لغایت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آخر سال چہل و ہشتم سال دی از دور چہارم

●

نام کتاب : دفتر چہارم اکبر نامہ کہ آنرا تکملہ اکبر نامہ
نیز می گویند قلمی

تقطیع :

طول : ایک فٹ

عرض : ۸ انچہہ

حجم : نیم انچہہ

تعداد صفحہ : ۲۰۲

تعداد سطر ہر صفحہ : ۱۱

کامل یا ناقص : کامل

نام مصنف : عبدالصمد ابن افضل محمد جامع انشاء ابو الفضل

سنہ تحریر کتاب : ۱۸۳۳ عیسوی

کیفیت حالات از کدام سنہ تا کدام سنہ :

از ابتدائے سال چہل و ہفتم جلوس یعنی سال بہمن
از دور چہارم لغایت وفات اکبر

. . . . راجہ جدھشتر تا شاہجہاں

●

(۳۷ الف)

نام کتاب : چہار گلشن

تقطیع :

طول : ۱۱ انچہہ

عرض : ٦ انچہہ

حجم : ۱ انچہہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعداد صفحہ : ۶۴۲

تعداد سطر هر صفحہ : ۱۴

ناقص یا کامل : کامل

نام مصنف : رائے چترمن

سنہ تحریر کتاب: یازدهم شهر رجب سنہ قطع شد

کیفیت حالات از کدام سنہ تا کدام سنہ :

گلشن اول : در احوال راجہ ها و بادشاهان

گلشن دویم : در بیان صوبجات جنوب یعنی مملکت دکن

گلشن سویم : در بیان مسافت و منازل چهار سوے از شاهجهان آباد دهلی

گلشن چهارم: در ذکر سلاسل فقرأ و درویشان

نام کتاب : مخزن الفتوح قلمی

تقطیع :

طول : ۸ انچہ

عرض: ۶ انچہ

حجم: ـ انچہ

تعداد صفحہ : ۲۳۰

تعداد سطر هر صفحہ : ۱۱

کامل یا ناقص : کامل

نام مصنف : بهگوان داس پنڈت شیو پوری

سنہ تحریر کتاب : تاریخ تحریر از آخر کتاب مندرج نیست لیکن در زمان تصنیف نوشتہ شده باشد۔ و چہ عجب کہ در زمانہ مصنف کہ در عهد اکبر شاه ثانی بود نوشتہ شده باشد۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیفیت حالات از کدام سنہ تا کدام سنہ:

متضمن حالات جنگ جنرل لیک صاحب بہادر و جنرل لونی اختر-۱ صاحب بہادر با مرہٹہ ها۔

●

نام کتاب : تاریخ سلاطین ہند یا بادشاہان ہند قلمی

تقطیع :

طول : ۸ انچہ

عرض: ۵ انچہ

حجم : ۱ انچہ

تعداد صفحہ : ۳۵۳

تعداد سطر ہر صفحہ: ۱۴

کامل یا ناقص: از اول و آخر ناقص

نام مصنف : نظام‌الدین احمد

سنہ تحریر کتاب : ——

کیفیت حالات از کدام سنہ تا کدام سنہ :

طبقہ اول از اول ناقص است۔ لیکن از سلطنت سلطان رضیہ تا خسرو ملک موجود۔ طبقہ دویم در ذکر سلاطین دہلی از سلطان محمد معزالدین بن سام لغایت سلطنت اکبر شاہ۔ طبقہ سویم سلاطین دکن از سلطنت علاءالدین حسن لغایت سلطنت محمد علی قطب الملک طبقہ چہارم سلاطین گجرات از سلطنت تاتار خان لغایت سلطان مظفر۔

طبقہ چہارم ۲۰ در ذکر سلاطین مالوہ از سلطنت

۱- اختر لونی Ochterlony

۲- یہاں 'طبقہ چہارم' دوبارہ لکھ دیا گیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دلاور خاں تا سلطنت باز بهادر۔ طبقہ پنجم در ذکر سلاطین بنگلہ از سلطان فخرالدین تا نصیب شاہ۔ طبقہ ششم در ذکر سلاطین شرقیہ از سلطان مبارک شاہ تا سلطان حسین۔ طبقہ ہفتم در ذکر سلاطین کشمیر از سلطان شمس الدین الطاہر تا سلطنت علی یوسف۔

باقی ناقص۔ ۱

نقل مقامات از "مرآت آفتاب نما"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۳۷ الف) مقالی کہ خوشاآبی لآلی تہلالی الفاظ آبدارش آرائش افسر سلطان سخن تواند نمود ستایش صانعی کہ برناظران صحایف معارف از گردش صفایح لیل و نہار چون ورق گردانی رسایل ہا سباقی مضمون بوقلمونی زمانہ عذار واضح فرمود و کلامی کہ شادابی جواہر و زواہر کلمات پر انوارش و زیبایش دیہیم خاقان بیان تواند فرمود نیایش عالمی است کہ بر ماہران دفاتر حقایق از مشاہدہ رنگا رنگی نسخہ روزگار چون مطالعہ کتب بدرالخلق معنی گونا گونی این کارخانہ بیمدار۔

اما بعد

بندہ درگاہ آن فدوی بارگاہ بادشاہ اضعف العباد قادر قوی عبدالرحمٰن مخاطب بشاہنواز خاں ہاشمی بنیانی ثم الدہلوی بعرض ارباب دانش و

۱- یہ کتاب "طبقات اکبری" ہے، جو ممکن ہے اس وقت تک سید احمد خاں کی نظر سے نہ گزری ہو۔ اگرچہ یہ پہلی مرتبہ لکھنؤ سے ۱۸۷۰ء میں شائع ہوئی، لیکن اس کے متعدد قلمی نسخے عام رہے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اصحاب بینش میرساند کہ چون سالہا این بی بضاعت بموانست کتب التواریخ نشستہ و مدتی این بےاستطاعت بممارست این فن استخوان شکستہ ارادہ باستفادہ بدان متعلق داشت و عزم بالجزم بران میماشت کہ کتابی درین فن لطیف و رسالہ درین علم شریف ترتیب دھد کہ اشتمال داشتہ باشد بر احوال ابتداے افرینش و ارباب . . .

از مقام جلوس شاہ عالم

ابوالمظفر جلال‌الدین محمد حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہم بن عزیزالدین عالمگیر بادشاہ ملقب بحضرت عرش منزل بن معزالدین بادشاہ باید دانست کہ ولادت با سعادت بتاریخ هفتدھم شہر ذیعقدہ سنہ یکہزار و یکصد و چہل هجری نبوی گردید جناب حضرت عرش منزل را از آنجا کہ ضمیر روشن و دل آگاہ بود انوار اقبال و آثار اجلال از جبین مبینش مشاھدہ فرمودہ رافت و شفقت از جملہ اولاد نسبت بان ذات قدسی صفات زیادہ و بیشتر میفرمودند کہ درین اثنا آمد آمد احمد شاہ درانی غلبہ انداخت دستو ر مقہور راہ فرار اختیار کردہ در بھرت پور پناہ برد چون شاہ مذکور وارد (۴۷ ب) دارالخلافہ شد و رسم ملاقات بحضرت عرش منزل بمیان آمد آنجناب را کہ مہین پور خلافت بود از طرف عرش منزل . . .

نقل از آخر کتاب

الٰہی بحق محمد شاہ لولاک و بتصدق احمد شہنشاہ ما عرفناک و بہ ارواح پاک اصحاب کبار با شتاح و ارواح آل اطہارین خزف ریزہ چند کہ با چندین تردد و تلاش فقرہ فقرہ از صفایح کتب معتبرہ بہمرسیدہ آمد در نظر پسند جوھریان رستہ (بہ) بازار نکتہ دانی درآمدہ بمہتاب لآلی متالی بحر زخار معانی و همرنگ جواہر زواہر معدن هم دانی با دو این گلدستہ گلشن همیشہ بہار بابیاری استحسان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سخن سنجان و شخوار پسند سرسبز و شاداب بوده معنبر ساز مشام مشتاقان نافہ سخن و معطر فرمائے دماغ طالبان شمایم معانی سواد بالنون والصاد۔

نقل از کتاب "خلاصہ التواریخ"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقاش نگار خانہ کائنات و مصور کارگاہ ممکنات چون اقتضائے آن کرد کہ صور پیرائے عجائب ابداع و چہرہ آرائے غرائب اختراع کردد لوحدت آرائے عناصر اربعہ را باوجود تضاد فطری تخالف نظری باھم امتزاج و اختلاط دادہ۔

نقل از خاتمہ کتاب

آخر الامر بتاریخ بیست ھشتم ذیعقدہ سنہ ۱۱۸۱ بعد انتظام ممالک روز جمعہ دو گھڑی از دوپہر گزشتہ حضرت بادشاہ جنت آرامگاہ درعمر نود و یکسال و ھفتدہ او زو دو گھڑی پیمانہ ھستی لبریز نمودند مدت سلطنت پنجاہ سال و دو ماہ و بیست ھشت روز بملک دکن در شہر احمد نگر ایمعنی بوقوع آمدہ۔

نقل از تکملہ "خلاصہ التواریخ"

بادشاہ جنت آرامگاہ صاعد مصاعد قریب یزدان اسکنہ الا علی درجات الجنان حضرت خلد مکان محی الدین (۵۷ الف) محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی بدانکہ چون حضرت اعلیٰ از بے تدبیری باد شاهزادہ دارا شکوہ در قلعہ اکبر آباد۔

نقل از خاتمہ

برقبر مبارک حضرت بادشاہ ہر سالہ مراسم عرس بقدر حال میشود وسی ۳۰ سال کثری زیادہ با دولت و حشمت و کم آزاری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خلق‌الله و آرام و آسائش تمام و عیش و عشرت مالا کلام کہ مزید ے بران متصور نبود سلطنت نمود ۔

منقول از دفتر اول "اکبر نامہ"

الله اکبر این چہ دریافتنی است ژرف و شناختنی است شگرف کہ حقیقت پذیران دقیقہ رس و روشن ضمیران صبح نفس کہ باریک بینان جداول آفرینش و پرکار گشایان لوحۂ دانش و بینش اند در ترکیب عنصری و پیکر ھیولانی ۔

نقل از خاتمہ

و نوبت سخن بانچہ ہر دو طایفہ مقصود حقیقی شناسند در رسید امید کہ درین کار شگرف کامیاب آرزو گردم ۔ قطعہ ،

کلکم کہ سرش زبان غیب است
گنجینہ کشای کان غیب است
زانکس کہ نگہ کند بہ تمکین
انصاف طلب کنم نہ تحسین

منقول از دفتر دویم "اکبر نامہ"

سلسلہ انتظام کارگاہ آفرینش کہ مظاہر حقیقت نمای شہود و شواہد قدرت واجب الوجود است وابستہ بفرمانروائے بزرگ نہادی باید کہ بار عالم و عالمیان را ببازوے تائید الہی برسر تواند گرفت و کار جہان و جہانیان را بہ نیروے . . .

منقول از خاتمہ

درین دم کہ دوران سخن خواہ بود
سخن از من و ہمت از شاہ بود
گرم ہمت امیدواری دہد
فلک فرصت و بخت یاری دہد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

با این جنبش کلک گردون خرام
بپایان برم این گرامی کلام

(۵، ب) منقول از دفتر سوم

سخن تازه سازم بنام خدای
که نامش بمعنی بود رهنمای
بنامش توان زیب گفتار داد
که مارا زبان بهر این کار داد
نگردد سخن تا گران از سپاس
چه وزنش نهد عقل یزدان شناس
و لیکن درین دشت محمل فگن
نرفتند مردان بپای سخن
سخنور که بر آسمان کوس زد
درین سر زمین بانگ افسوس زد

هیهات هیهات ذره امکان را که سرگردان بادیهٔ حیرت . . .

منقول از خاتمه

و بست و پنجم بهادر خان بسجود نیایش پیشانی بر افروخت ازان سرتابی و دستان سرائے که در اسیر سوردن بکار برده بود لختی بقلم گوالیار بر نشادند و والا مهر شاهنشاهی او را بر خواند۔

منقول از دفتر چهارم ۱-

شب پنج شنبه بست و ششم رمضان هزار و ده پس از هشت ساعت و چهل و دو دقیقه سرچشمه را مجمل گذاره شد و یازدهم سال از چهارم دور فرخی۔

۱- مشموله جلد سوم (طبع کلکته) ۱۸۷۷ء ص ۸۰۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نو روز شد و غم از جہان بر طرف است
شبنم بر برگ ہمچو دُر در صدف است

منقول از خاتمہ

سرکش بخود قلم زور چین پیشانی
درین حریم ادب با قضا مجادلہ چیست ۔۱
اگر جنازہ ان رہنماے کل بگذشت
مسافران ابد را سبیل قافلہ چیست (کذا) ۔۲

منقول از "چہار گلشن"

اجزائے چند مسمیٰ بچہار گلشن مؤلفہ مظہر دانش و بنیش و منتخب نسخہ آفرینش مجموعہ فہرست معانی فہرست مجموعہ سخندانی برگزیدہ زمن راے چترمن کہ مشتمل است بر احوال اخیار راجہاے نامدار و بادشاہان ذوی الا قتدار۔

منقول از خاتمہ

بعد فوت شدن ماتا سندری بر سجادہ او جانشین گردید چنانچہ بعد یک سال او ہم فوت کرد این ہر دو در دھلی بودند (۶ ے الف) حالا ہم سکھان را جز ہستی سنگھ پسر اجیت سنگھ پرستش کہ دیگر نماندہ و او در متھرا بجمعیت خوب با صد دو صد کس میماند۔

منقول از "مخزن الفتوح"

۱۔ یہ شعر مطبوعہ نسخوں میں نہیں ملتا۔

۲۔ فتاد روزسیہ بر سر جہان ورنہ
مسافران ابد را سبیل قافلہ چیست
اگر جنازۂ آن رہنمای کل بگذشت
بدان کہ عمرِ ابد یافت ست ولولہ چیست

(طبع کلکتہ ۔۔۔ جلد سوم ص ۸۳۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ثنائے صناعی که ستایش شمع وجود را در ظلمت شبستان عدم روشن کرده اصناف بدایع مخلوقات را . . .

منقول از خاتمہ

سر این نامہ خوبست یا آنک زشت
بپای قلم سر بسر در نوشت
مگر ماندم نام ازین یادگار
ز خاکم پس آنکہ سازند خشت

منقول از "تاریخ بادشاهان هند"

سلطنت او ششماه و بیست هفت روزه سلطنت رضیہ بنت سلطان شمس الدین سہ سال و ششماه سلطان معزالدین بهرام شاه بن سلطان شمس الدین سلطنت او بیست سال و یکماه سلطان علاوالدین مسعود شاه بن سلطان . . .

منقول از خاتمہ

نظام الدین کہ اشتهار عام ندارد بلوازم حکومت قیام نمود مملکت سند را در ایام سلطنت او رونقی پدید آمد و او باسلطان لنگاه والی ملتان هم عصر بود و در زمان (کذا) . . . ۔۱

۱۔ " نظام الدین کہ اشتهار بجام نندا دارد بعد از جام سنجر بلوازم حکومت قیام نمود ، و مملکت سند را در زمان حکومت او رونقی پدید آمد و او با سلطان لنگاه والی ملتان معاصر بوده۔ و در زمان . . . " ۔ "طبقات اکبری" طبع کلکتہ ، جلد سوم ، ۱۹۳۵ء : ص ۵۱۷ ۔

© rasailojaraid.com